ہفتہ
29- جولائی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے۔

روزنامہ
الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 169 ہفتہ-30 صفر-1416ھ' 29 وفا 1374ہش' 29 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو لوگ خدا سے وفا کرتے ہیں خدا بھی ان سے وفا کرتا ہے

نری زبان میں برکت نہیں ہوتی۔ اصل برکت دل میں ہوتی ہے اور وہی برکت کی جڑ ہے زبان سے تو کروڑہا (صاحب ایمان) کہلاتے ہیں جن لوگوں کے دل خدا کے ساتھ مستحکم ہیں اور وہ اس کی طرف وفا سے آتے ہیں خدا بھی ان کی طرف وفا سے آتا ہے۔ اور مصیبت اور بلا کے وقت ان کو الگ کر لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا کرتے رہو اور کراتے رہو (-) طبیعت پر جبر کر کے جو کام کیا جاتا ہے ثواب اسی کا ہوتا ہے اور اسی کا نام نفسِ لوّامہ ہے کہ طبیعت آرام کرنا چاہتی ہے اور محبوباتِ نفسانی کی طرف کھچی جاتی ہے مگر وہ بزور اسے مغلوب کر کے خدا کے احکام کے ماتحت چلاتا ہے اس لئے اجر پاتا ہے۔ ثواب کی حد نفسِ لوّامہ تک ہی ہے اور اسے ہی خدا نے پسند کیا ہے' چنانچہ" کلام الٰہی" میں بھی قسم نفسِ لوّامہ کی ہی خدا نے کھائی ہے۔ مطمئنہ کی نہیں کھائی۔ کیونکہ مطمئنہ میں جا کر ثواب نہیں رہتا۔ کیونکہ وہاں کوئی کشاکشی اور جنگ نہیں۔ وہ تو امن کی حالت ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 93)

اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور عبدِ محسن بن جاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہر احمدی جب تک (اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار) نہیں بنتا' اس معنی میں کہ ہر وقت اور ہر آن اسے یہ احساس رہے کہ اس نے جو کچھ بھی پایا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پایا اور ہم جو کچھ بھی پائیں گے وہ اس کے فضل سے پائیں گے ہم تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ ہمارے پاس تو نہ عزت ہے' نہ دولت ہے اور نہ اقتدار ہے۔ لیکن عزتیں اللہ تعالیٰ بانٹتا ہے اور اموال بھی وہی تقسیم کرتا ہے پھر اموال جب وصول ہو جاتے ہیں تو ان کے اچھے نتائج بھی وہی نکالتا ہے جس سے ایک خوشی اور بشاشت کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

پس تم ہمیشہ (اللہ کے فرمانبردار) بنے رہو کیونکہ اس کے بغیر ہم اپنے مقصد کو پا نہیں سکتے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ جو ہم سے چاہتا ہے' وہ ہم اسے دے نہیں سکتے۔ اس کے بغیر وہ موت ہمیں مل نہیں سکتی جس کے بعد ایک ابدی اور خوشحال زندگی آسمانوں سے عطا کی جاتی ہے۔

دوسرا امتیازی نشان الٰہی جماعتوں اور ان جماعتوں کے افراد میں یہ نظر آتا ہے کہ وہ عبد محسن ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں تمام شرائط کے ساتھ اعمال صالحہ کو بجا لانے والا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر احسان کرنے والا ہوتا ہے۔

احسان کے لفظ کو جب دوسروں پر احسان کے معنوں میں استعمال کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو حقوق دیئے تھے' وہ اپنے یہ حقوق بھی اپنے بھائیوں کو دے دیتا ہے اور اسی طرح اپنے حق سے کم لینے پر اس لئے تیار رہتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مل جائے۔ اور پھر احسان کے یہ معنے بھی ہوتے ہیں کہ (دین حق) میں اللہ تعالیٰ نے ہر فرد واحد کے جو حقوق قائم کئے ہیں' انسان ان حقوق سے زیادہ دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ ایسا شخص محسن ہوتا ہے' جس سے اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے۔ کلام الٰہی میں آیا ہے کہ محسنوں سے اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے۔ یہ وہ محسن ہوتا ہے جس کے متعلق (کلام الٰہی) کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

پس جب ہم (اللہ کے فرمانبردار) بننے کے بعد عبد محسن بھی بن جائیں (یا مجھے شاید یوں کہنا چاہئے کہ (اللہ کے فرمانبردار) بنے بغیر کوئی شخص حقیقی معنے میں محسن نہیں بن سکتا' اس لئے عبد (اللہ کے فرمانبردار) بھی بنے اور عبد محسن بھی بنے اور خدا تعالیٰ کے بندوں سے پیار کرنے لگے اور ان کے لئے اپنے حقوق کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور ان کے اللہ تعالیٰ نے جو حقوق قائم کئے ہیں ان سے زائد دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو یہ وہ محسن ہوتا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(اللہ تعالیٰ محسنوں کے ساتھ ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہو جائے' اسے کسی غیر کی

باقی صفحہ 7 پر

آسامیاں خالی ہیں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

میڈیکل رجسٹرار 1
3804-258-6900-500 NPA

آئی رجسٹرار 1
3804-258-6900-500 NPA

گائنی میڈیکل آفیسر 1
3804-258-6900-500 NPA

ڈینٹل سرجن 2
3804-258-6900-500 NPA

لیبارٹری ٹیکنیشن 1
2080-66-3400

ڈسپنسر 1
2020-60-3220

خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمع سرٹیفیکیٹس صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۰- اگست ۱۹۹۵ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ عزیز عطاء الروف ابن مکرم رانا سلطان احمد صاحب (ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان) بعارضہ بلڈ کینسر (A.L.L.) تقریباً پونے دو سال بیمار رہنے کے بعد مورخہ 22 جولائی 1995ء اپنے رب کے حضور حاضر ہو گیا۔

عزیز کا جنازہ اسی روز بعد عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ نے دعا کروائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مضمون نگار حضرات فل سکیپ کاغذ پر مضمون تحریر فرمائیں اور ایک طرف مارجن چھوڑیں۔ چھوٹی چھوٹی سلپوں پر مضمون نہ بھیجے جائیں

(ادارہ)

عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

27- وفا 1374 ہش — 27 - جولائی 1995ء

ایمان بالغیب

ایمان بالغیب کا تعلق لینے سے بھی ہے اور دینے سے بھی۔ لینے سے یوں تعلق بنتا ہے کہ جب تک ہم یہ نہ مانیں کہ خدا تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے ہم اسے مانگیں گے کیوں۔ ہم اس سے دعا ہی کیوں کریں گے لیکن جونہی یہ بات ہمارے دل میں راسخ ہو جاتی ہے کہ وہ قادر و توانا ہے اور جو چاہے کر سکتا ہے۔ ہم اس کے آگے جھک جاتے ہیں اور اپنی ضروریات اس سے مانگتے ہیں۔ اس کا قادر و توانا ہونا ہمارے لئے ایمان بالغیب سے تعلق رکھتا ہے۔ خدا بھی نظر نہیں آتا اور خدا کی قدرتیں بھی ہماری جسمانی آنکھ کو نظر نہیں آتیں۔ لیکن جب ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی قدرتوں پر یقین کر لیتے ہیں تو گویا یہ ہمارا ایمان بالغیب ہے جس نے ہمیں بغیر ایک چیز کو دیکھے اس پر ایمان لانے اور اس پر یقین کرنے کا موقعہ فراہم کیا ہے۔

جہاں تک دینے کا تعلق ہے وہ بھی اگر ہم یہ سمجھیں کہ جو کچھ ہم دیتے ہیں اس کا پتہ نہیں کوئی نتیجہ نکلے گا یا نہیں تو یقیناً ہم دینے میں بخل کریں گے۔ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے علم ہو 'مال ہو' دیگر قویٰ ہوں ان کا استعمال دوسروں کے فائدے کے لئے صرف اس وقت کر سکتے ہیں جب ہمیں اس بات پر یقین ہو کہ ایسا کرنے سے ہمیں اجر ملے گا۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو گی اور اجر کا ملنا اور خوشنودی کا حاصل ہونا بھی تو ہمارے لئے غیب کی باتیں ہیں۔ اگرچہ بعد میں ہمیں اس بات کی سمجھ یوں آجاتی ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں کچھ مل گیا ہے۔ ہم نے جو کام کیا تھا اس سے خدا تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کا اظہار کر دیا ہے۔ لیکن جس وقت یہ باتیں کرنی ہوتی ہیں اس وقت تو ہمارے لئے یہ علم غیب ہی سے تعلق رکھتی ہیں اگر ہمیں اس بات کا یقین ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں سے ہمارے ساتھ خوش ہو گا۔ اس کی خوشنودی ہمیں مل جائے گی۔ تو یقیناً ہم اپنے علم اپنے مال اور اپنے دیگر قویٰ کو۔ وہ ظاہری ہوں یا باطنی۔ خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ ایسی صورت میں بھی خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے کہ ہمیں ان کا کوئی نتیجہ نظر نہیں آرہا ہو گا۔ ایسا نتیجہ جو ہمارے لئے مفید ثابت ہو۔ انہی باتوں کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس رنگ میں بیان فرمایا ہے۔

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقویٰ میں زیادہ ہے۔ جیسے کلام الٰہی میں ہے اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے اور متقیوں کے صفات میں سے ہے کہ وہ بالغیب ایمان لاتے ہیں۔ علم 'مال' اور دوسرے قویٰ 'ظاہری اور باطنی جو کچھ دیا ہے سب کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے بڑے بڑے وعدے انعام کے کئے ہیں۔

انسان ایک کار خیر کے لئے جب نیت کرتا ہے تو اس کو چاہئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا۔ یا نہ تھا۔ مزاحم ہو اور بدنیتی کرے تب بھی اول الذکر کو چاہئے کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادے میں نہ کرے۔ اس کو اس کی نیت کا اجر ملے گا۔ اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاوے گا"۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایمان بالغیب عطا فرمائے۔

جلسے سالانہ پر جانا مبارک ہو تمہیں
میرا اور میرے رفیقوں کا بھی لے جاؤ سلام
دوستوں کی اکثریت اب ہے لندن میں مقیم
اور مرا اس شہر میں ہے اب تنِ تنہا قیام

ابوالاقبال

○

غم کی تابانیوں کی بات نہ کر
دل کی ویرانیوں کی بات نہ کر

دیکھ خود بھی درونِ آئینہ
میری حیرانیوں کی بات نہ کر

رہِ جاناں ازل سے ہے دشوار
اس میں آسانیوں کی بات نہ کر

کم نہیں تیری شانِ مجبوبی
جلوہ سامانیوں کی بات نہ کر

زلفِ جاناں سلجھ چکی ہو گی
اب پریشانیوں کی بات نہ کر

ہیں رہائی کے یہ کہاں خوگر
اپنے زندانیوں کی بات نہ کر

مست ہیں بوریا نشینی میں
ہم سے سلطانیوں کی بات نہ کر

اب کہاں وسعتیں خیالوں میں
دل کی جولانیوں کی بات نہ کر

یہ نہ ہو پھر برس پڑیں آنکھیں
ہم سے طغیانیوں کی بات نہ کر

ہے غنیمت وہ ہوں نہ چیں بہ جبیں
خندہ پیشانیوں کی بات نہ کر

ہم تو محمود مفت ملتے ہیں
ہم سے ارزانیوں کی بات نہ کر

ڈاکٹر محمود الحسن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کی طاقت

حضرت امام جماعت الثانی کے ایک خطبہ فرمودہ ۱۹۴۱ء کا ایک اقتباس دعا کے متعلق پیش خدمت ہے:-

فرماتے ہیں:-

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے اور اس کی تمام مخلوق میں ہمیں یہ قاعدہ نظر آتا ہے کہ اس نے ہر ایک مخلوق کو اس کے حالات کے مطابق ایک بچاؤ کا سامان دیا ہوا ہے۔ جانوروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ بعض کو اللہ تعالیٰ نے ایسے پنجے دئے ہیں جن کے ذریعہ وہ اپنے پر حملہ کرنے والوں سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔ بعض کو اس نے ایسی چونچیں دی ہیں جن سے وہ اپنا بچاؤ کر لیتے ہیں بعضوں کو اس نے ڈنگ ایسے دئے ہیں جن سے وہ اپنی حفاظت کر لیتے ہیں...... گھونگا کتنا نازک ہوتا ہے اس کے ننگے جسم پر پاؤں پڑ جائے تو وہ فوراً مر جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے سخت خول بنا دیا ہے۔ جس کے اندر وہ چھپ جاتا ہے۔ مچھلی کتنا نازک جانور ہے۔ مگر دیکھو اللہ تعالیٰ نے اسے کیسا سخت کانٹا دیا ہے۔ جب وہ کانٹا مارتی ہے تو بڑے سے بڑا آدمی بلبلا اٹھتا ہے۔ بلی گھریلو جانور ہے۔ مگر عورتیں اور بچے بالعموم اس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ کہ کہیں آنکھیں نہ نوچ لے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے چھلانگ لگانے کی طاقت اور تیز پنجے دئے ہیں اور جب وہ چھلانگ لگا کر کسی پر حملہ کرے تو وہ اپنا بچاؤ نہیں کر سکتا۔ بٹیر تیتر وغیرہ کیسے چھوٹے چھوٹے پرندے ہیں لیکن جب کوئی شخص انہیں پنجرہ سے نکالنے لگے اور وہ چونچ ماریں تو آدمی گھبرا کر ہاتھ باہر کھینچ لیتا ہے' تو کوئی چیز ایسی نہیں جس کی حفاظت کا سامان اللہ تعالیٰ نے نہ کیا ہو۔ انسان ہی ہے جس کی ظاہری حفاظت کا کوئی سامان نہیں۔ یعنی اسے اللہ تعالیٰ نے نہ ویسے ہاتھ دیئے ہیں جیسے بعض جانوروں کو پنجے نہ ویسے ہونٹ دئے ہیں جیسے بعض کو چونچ۔ نہ ویسی لاتیں دی ہیں جیسی دوڑ کر جان بچانے والے جانوروں کو دی ہیں۔ نہ اس کا قد اتنا چھوٹا بنایا ہے کہ وہ اپنا بچاؤ کر سکے.......

بے شک انسان کو دماغی قابلیت دی ہے۔ مگر اس کے نتیجہ میں ایسی قومیں بھی ہیں جنہوں نے دماغی طاقتوں سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔ اور بعض دوسری قوموں کو محروم کر دیا۔

دنیا میں باقی جو جاندار ہیں ان میں سے کسی ایک کو بھی بحیثیت قوم کوئی حفاظت کے سامان سے محروم نہیں کر سکتا۔ کسی بڑے سے بڑے بادشاہ میں یہ طاقت نہیں کہ وہ حکم دے سکے کہ آئندہ کے لئے کبوتروں یا چڑیوں کے پر نہ ہوں.......

مگر دنیا میں ایسے انسان ضرور ہیں جو دوسرے انسانوں کو ان کی حفاظت کے سامانوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ اس لئے سوال یہ ہے کہ جب حالات ایسے پیدا ہو سکتے ہیں کہ قوموں کی قومیں حفاظت کے ظاہری سامان کے استعمال سے محروم کی جا سکتی ہیں تو ایسے لوگ کیا کریں۔ اس کے تو یہ معنے ہوئے کہ کووں' تیتروں' بٹیروں اور کبوتروں کی حفاظت کے سامان تو ہیں۔ سانپ اور بچھو کے بچاؤ کے سامان قدرت نے رکھے ہیں مگر انسان کو ایسا بنایا ہے کہ اس کے ایک طبقے کو حفاظت کے سامانوں سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ مگر کیا اللہ تعالیٰ ایسا کر سکتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور پھر اسے حفاظت کے سامانوں سے محروم کر دیا ہو۔ (کلام الٰہی) سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ بے انصاف نہیں۔ اس نے ہر قوم کی حفاظت اور ترقی کے سامان مہیا کر دئے ہیں۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ ممکن ہے کہ بعض قومیں دوسری قوموں کو ان سامانوں سے محروم کر دیں تو پھر ان کی حفاظت کا کیا سامان ہے۔ (کلام الٰہی) نے ایسے لوگوں کی حفاظت کا سامان بھی بتایا ہے۔ چنانچہ فرمایا (میں بلانے والے کا جواب دیتا ہوں جبکہ وہ مجھے بلاتا ہے......) غالب اقوام کمزوروں کو حفاظت کے سامان سے محروم کر دیتی ہیں۔ اور ان کو دبا لیتی ہیں۔ نہتا کر دیتی ہیں گویا ان کے پر کاٹ دیتی ہیں اور یہ افراد کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور قوموں اور ملکوں کے ساتھ بھی۔ جانوروں کے ساتھ کوئی یہ سلوک نہیں کر سکتا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی دس بیس۔ پچاس۔ کبوتروں کے پر کاٹ دے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو مچھلی پکڑی جائے اس کے کانٹے اڑا دئے جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جو سانپ پکڑا جائے اس کی کچلیاں توڑ دی جائیں۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ کسی ملک کے سارے کبوتروں کے پر کاٹے جا سکیں۔ کسی ملک کے پانیوں میں رہنے والی تمام سب مچھلیوں کے کانٹے اڑا دئے جائیں۔ اور کسی ملک کے سارے سانپوں کو ان کی زہر کی کچلیوں سے محروم کر دیا جائے۔ مگر انسانوں کے متعلق یہ ممکن ہے۔ اس لئے اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے علیحدہ طاقت بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا جب ایسی حالت ہو اس وقت ایسے لوگوں کی توپ بندوق مشین گن اور ہوائی جہاز دعا ہے۔ دعا ہی ایسے وقت میں اس کا ہتھیار بن جاتا ہے۔ وہی اس کی حفاظت کا سامان بن جاتا ہے۔ (کلام الٰہی) نے فرمایا ہے کون ہے جو مضطر اور بے بس کی دعا کو سنتا ہے۔ اس کی حفاظت کے سارے سامان اس سے چھین لئے جاتے ہیں اس کی آواز کو کون سنتا ہے۔ فرمایا ایک وقت ایسا آتا ہے۔ کہ انبیاء اور ان کی جماعتیں دنیا کے ظلموں سے تنگ آ جاتی ہیں۔ اور گھبرا کر پکارتی ہیں کہ متی نصر اللہ یعنی ہمارے سامان جاتے رہے۔ ہمارے ہتھیار چھین لئے گئے۔ خدا تعالیٰ کی مدد ہماری نصرت کب کرے گی۔ اب خدا تعالیٰ کہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب یہ آواز انسان کے دل سے نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ یعنی سن لو کہ اللہ تعالیٰ کی مدد قریب آگئی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ انسانی نسل بعض اوقات ایسے سامانوں سے محروم ہو جاتی ہے جو حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔ مگر یہ وقت ان کے لئے دعا کا ہتھیار ہے۔ انبیاء کی جماعتوں کے قیام سے اللہ تعالیٰ کو چونکہ قدرت نمائی مقصود ہوتی ہے۔

اور وہ چونکہ بتانا چاہتا ہے کہ میں نے ہی انہیں قائم کیا ہے۔ اور میں ہی ان کی حفاظت کروں گا۔ اس لئے وہ ان کو ظاہری سامانوں سے محروم کر دیتا ہے تاکہ وہ ایک ہی ہتھیار کو سامنے رکھیں یعنی خدا تعالیٰ کی امداد کا ہتھیار۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت الرابع نے اپنے ایک خطبہ فرمودہ بمقام بیت فضل سوا فجی میں فرمایا:

آپ لوگ اگر سچے احمدی بننا چاہتے ہیں تو موحّد بنیں۔ تب آپ سچے احمدی بنیں گے۔ میں نے یہاں آکر یہ بات محسوس کی ہے کہ باوجود اس کے کہ فجی کی جماعت بہت چھوٹی جماعت ہے یہاں ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں پائی جاتی ہیں۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ یہ کمزوری عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ وہ اپنی بہنوں کی غیبت کرتی ہیں۔ اور ان کی برائیاں بیان کرتی ہیں۔ اب ہم جو باہر سے آئے ہیں کیا ضرورت تھی ہمیں یہ بتانے کی کہ فلاں عورت میں یہ نقص ہے یا فلاں بھائی میں یہ نقص ہے پردہ پوشی کرنی چاہئے تھی۔ چنانچہ اس کے آگے دین حق پردہ پوشی کا مضمون شروع کر دیتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ اگر تم دوسری باتوں سے باز نہیں آتے تو کم از کم ایک بات یاد رکھو کہ تمہارے اندر بھی نقص ہے۔ اگر تم اپنے بھائی کی پردہ پوشی نہیں کرو گے تو تمہارا خدا تمہاری پردہ پوشی نہیں کرے گا۔ وہ بھی تو تمہارے عیوب ڈھانپے ہوئے ہے۔ اگر خدا ابھی یہی کام شروع کرے جو گندی سوسائٹی کے لوگ کرتے ہیں کہ کسی کی بُرائی دیکھی اور آگے اس کا اشتہار دے دیا۔ کسی سے بری بات سنی تو آگے چلا دی۔ تو اللہ تعالیٰ کی تو آپ کے سب عیبوں پر نظر ہے۔ آپ رات کی تاریکی میں چھپ کر چھوٹے سے چھوٹا گناہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی جانتا ہے۔ کسی کے متعلق دل میں میل آ جائے۔ خدا اس کو بھی جان رہا ہوتا ہے۔ اور اگر خدا آپ سے بھی وہی سلوک شروع کر دے کہ آپ کے دل میں کسی کی برائی آئے اور خدا تعالیٰ یہ بتا دے کہ دیکھو تمہارے متعلق یہ سوچتا ہے۔ آپ کو خدا نے کتنے پردوں میں رکھا ہوا ہے۔ آپ کی سوچ آپ کی چیز ہے۔ آپ جو مرضی سوچ جائیں۔ یہ ہے ستاری اللہ تعالیٰ کی۔ دوسروں کو پتہ نہیں لگتا۔ دیواریں آپ کا راستہ روک لیتی ہیں۔ کپڑے آپ کی برائیاں روک لیتے ہیں آپ کے بدن کے عیب چھپا لیتے ہیں۔ خدا اتنا ستار ہو اور اپنی مخلوق سے رحم کرنے والا اور ہر برائی پر پردہ ڈالنے کے لئے اس نے انتظام کئے ہوں اور وہ کہے کہ میری مخلوق سے یہ سلوک کرو جو میں نے تم سے کیا ہے اور آپ وہ نہ کریں آپ اس کے پردے پھاڑنے پر لگ جائیں۔ اور دوسرے کی برائیاں تلاش کرنے پر لگ جائیں۔ اس کی برائیوں کے اشتہار دینے پر لگ جائیں تو بتائیے پھر آپ کا کیا حق ہے کہ ستار خدا کی رحمت کے تابع رہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر ایسی قوموں سے رحمت چھین لیا بھی کرتا ہے۔ وہ خود پردے پھاڑ کر انتظام کر دیا کرتا ہے۔ وہ پھر ان کی برائیاں ظاہر کرنی شروع کر دیتا ہے۔ پس دین حق کے نظام کو سمجھیں اور اس بات کو سمجھ لیجئے کہ آپ جب تک موحد نہیں بنیں گے اور اس دنیا میں بھی ایک موحد سوسائٹی کو پیدا نہیں کرتے اس وقت تک فرضی توحید کوئی چیز نہیں۔ توحید وہ ہے جو عمل کی دنیا میں نظر آ رہی ہے۔ اور خدا نے آپ کو اس کے نمونے دے دیئے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر آپ اپنی سوسائٹی کو موحد سوسائٹی نہیں بناتے اور ایک بدن کی طرح یک جان نہیں بن جاتے اور ہر احمدی کا دکھ سب کا دکھ نہیں بن جاتا۔ ہر احمدی کی خوشی سب کی خوشی نہیں بن جاتی۔ اس وقت تک معاشرہ مجموعی طور پر ترقی نہیں کر سکتا۔ اس لئے کوئی ایسا فعل نہ کریں جو اس توحید کو توڑنے والا اور اس یگانگت کی روح کو پارہ پارہ کرنے والا ہو۔ جب آپ اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کر لیں گے تو پھر آپ موحّد بن جائیں گے جو قوم موحّد بن جاتی ہے اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شمار برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔ اور دنیا میں عظیم الشان ترقی کرتی ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو آگے بڑھنے سے روک نہیں سکتی۔

پس جتنے آپ تھوڑے ہیں۔ جتنے آپ کمزور ہیں۔ اتنے ہی توحید کے ساتھ چمٹنے کی ضرورت ہے۔ آپ کی ساری طاقت کا راز یہ ہے کہ آپ ایک دوسرے کے ساتھ یکجان ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

تحقیق اور تعصب

آثار قدیمہ کی ہونے والی کوئی بھی دریافت اپنے ساتھ دلچسپی کی ایک لہر لے کر آتی ہے۔ یہ خبر چند ہفتوں یا چند ماہ تک اخبارات رسائل اور ٹی۔وی پروگراموں کی زینت بنتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ لوگوں کی توجہ کسی اور طرف ہو جاتی ہے۔ ماہرین اپنی اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں، بالعموم ان میں اختلاف رائے پیدا ہوتا ہے، اور کچھ عرصہ بعد یا تو ایک موقف پر پہنچ کر بات ختم ہو جاتی ہے یا پھر اس بحث کو فراموش کر دیا جاتا ہے۔

لیکن قریباً نصف صدی گزرنے کے باوجود بحیرہ مردار کے قریب سے ملنے والے بائبل کے قدیم نسخے اور ان کو لکھنے والے فرقہ کی دیگر تحریریں آج بھی ایک معمہ بنی ہوئی ہیں۔ ایک طویل عرصہ کی تحقیقات اور الزام تراشیوں کے بعد بھی آج تک محققین ایک معقول نتیجے پر پہنچنے سے قاصر نظر آتے ہیں۔ اور ان صحائف میں دنیا کی دلچسپی ابھی تک کم نہیں ہوئی۔

اس غیر معمولی اہمیت کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بائبل کی اب تک ملنے والی تحریروں میں سے یہ قدیم ترین دریافت ہے۔ ان نسخوں کا ہم آج کی بائبل سے موازنہ کر کے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ گزشتہ دو ہزار سال کے دوران پرانے عہد نامے میں کتنا ردوبدل ہوا ہے۔ اس کے علاوہ یہ صحائف کم و بیش اسی زمانے میں لکھے گئے تھے، جس دور میں عیسائیت کا آغاز ہو رہا تھا۔ اس پس منظر کے ہوتے ہوئے یہ سوال لازماً اٹھتا تھا کہ کیا ان کو لکھنے والوں کا ابتدائی عیسائیت سے کوئی تعلق تھا؟ اور اگر کسی حد تک یہ تعلق ثابت ہو تو ان کے عقائد اور تاریخ ایک اور رخ سے دلچسپی کا مرکز بن سکتے تھے۔

چنانچہ جہاں اس دریافت سے محققین کو خوشی ہوئی، وہاں بعض یہودی اور عیسائی مذہبی حلقوں نے محتاط ردعمل ظاہر کیا۔

ان صحائف کا بیشتر حصہ اردن کے راک فیلر میوزیم نے حاصل کیا تھا اور کچھ حصہ یروشلم کی عبرانی یونیورسٹی کے لئے خرید لیا گیا تھا۔

دو ہزار سال قبل لکھے گئے یہ صحائف قدیم عبرانی اور آرامی رسم الخط میں تحریر کئے گئے تھے۔ اکثر حصہ مبہم اور نامکمل حالت میں ملا تھا۔ ان کو پڑھنے اور سمجھنے کے لئے سالہا سال کی محنت درکار تھی۔ چونکہ اس تحقیق سے بہت سے متنازع پہلو سامنے آسکتے تھے اس لئے ان پر کام کرنے کے لئے چوٹی کے ماہرین کی ضرورت تھی جو بالکل غیر جانبدار رہ کر یہ فریضہ سرانجام دے سکیں۔

چنانچہ کچھ عرصہ بعد راک فیلر میوزیم کی انتظامیہ نے ایک تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی۔ اس ٹیم کے سربراہ ایک فرانسیسی کیتھولک پادری مسٹر ڈی والکس بنے آپ اپنی نرم گفتاری اور متاثر کن شخصیت کی وجہ سے بہت مقبول تھے۔ عربی اور آرامی میں ماہر ہونے کے علاوہ آپ پاپائے روم کے قائم کردہ ایک اہم کمیشن کے رکن بھی تھے۔ اس کمیشن کا کام بائبل کی تشریح کے متعلق چرچ کے نقطہ نگاہ کا تعین کرنا اور اس نظریہ کی حفاظت کرنا ہوتا ہے۔

مسٹر ڈی والکس کی معاونت کے لئے اور ماہرین بھی مقرر کئے گئے۔ ان میں سے مسٹر فرینک کراس امریکہ کی ایک عیسائی مذہبی درسگاہ میں پروفیسر تھے۔ فرانس کے دو اور پادری، جین سٹارکی اور مارلیس بیلٹ بھی اس کمیٹی کے ممبر تھے۔

اس فرقہ کی مخصوص تحریروں پر کام پولینڈ کے ایک پادری مسٹر جوزف میلیک کے سپرد ہوا۔ برطانیہ سے مسٹر جان الیگرو کو اس ٹیم میں شامل کیا گیا۔ جان الیگرو اس وقت آکسفورڈ یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی کر رہے تھے۔

فیصلہ یہ کیا گیا کہ جب تک کسی حصے پر یہ ٹیم کام مکمل نہیں کرے گی اس وقت تک اس حصے کی نقول شائع نہیں کی جائیں گی۔ بعض کے نزدیک یہ طریقہ کار غلط تھا۔ ان صحائف کی نقلیں شائع کر دینی چاہئیں تھیں بہرحال ٹیم نے قدرے راز داری کے ساتھ ان پر کام شروع کر دیا۔ ایک لمبے ہال نما کمرے میں ان صحائف کو رکھا گیا۔ سب سے پہلے چمڑے کے ان ٹکڑوں کو صاف کرنے اور جوڑنے کا کام درپیش تھا۔ یہ ایک نازک کام تھا کیونکہ ایک چھوٹے سے ٹکڑے کے ضائع ہونے سے امکان ہو سکتا تھا کہ ایک طویل تحریر بالکل سمجھ نہ آسکے۔ اسی طرح کسی ٹکڑے کو غلط حصہ سے منسلک کرنے سے بھی ساری عبارت مبہم رہ سکتی تھی۔

ان صحائف کے تراجم کی پہلی جلد کچھ ہی عرصہ بعد یعنی ۱۹۵۵ء میں شائع کر دی گئی۔ اگرچہ یہ جلد تمام تحریروں کا ایک چھوٹا سا حصہ تھی لیکن یہ بات اطمینان بخش تھی کہ اس وقت تک کام تسلی بخش رفتار سے جاری تھا۔

اس مختصر حصہ کے منظر عام پر آتے ہی مختلف بلکہ متضاد آراء کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مثلاً پروفیسر ڈوپنٹ سومر (Dupont Sommer) نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ان تحریروں میں جس 'راستی کے استاد' کا ذکر ملتا ہے اس کے حالات زندگی حضرت عیسیٰ سے ملتے ہیں۔ چرچ کے لئے یہ نظریہ قابل قبول نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ ان تحریروں میں راستی کے استاد کی حیثیت صرف ایک خدائی مامور کی تھی، اور وہ بھی حضرت موسیٰ کے تابع۔ اور یہ بات موجودہ عیسائیت کے عقائد سے مطابقت نہیں رکھتی تھی۔ لیکن اس وقت اس نظریئے نے زیادہ مقبولیت نہیں حاصل کی۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ ڈوپنٹ سومر کو براہ راست ان صحائف تک رسائی حاصل نہیں تھی اور دوسرے ابھی اکثر حصے کے تراجم ہونے باقی تھے۔ نتیجتاً یہ تبصرہ قبل از وقت معلوم ہوتا تھا۔

ان کے علاوہ ایک صحافی اور ناول نگار ایڈمنڈ ولسن (EDmund Wilson) بھی عیسائیت کے آغاز اور اس پر اسرار فرقے میں تعلق ثابت کرنے کے لئے بہت کچھ لکھ رہے تھے۔ مگر تحقیقاتی ٹیم کے بیشتر اراکین کے خیال میں ان کا علمی قد کاٹھ اتنا نہیں تھا کہ ان کے مضامین اور کتب کو قابل توجہ سمجھا جاتا۔ یہ بات صحیح ہے کہ ایڈمنڈ ولسن عبرانی یا تاریخ کے عالم نہیں تھے لیکن انہیں عام آدمی تک بات پہنچانے کا سلیقہ ضرور آتا تھا اور اس کا انہوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

بظاہر سب معاملات پر سکون انداز میں چل رہے تھے لیکن جلد یہ سکوت ہلچل میں تبدیل ہونے والا تھا۔

جنوری ۱۹۵۶ء میں شمالی برطانیہ کے ایک مقامی ریڈیو چینل نے ٹیم کے انگریز رکن جان الیگرو (John Allegro) کے تین انٹرویو نشر کئے۔ ان میں سے آخری انٹرویو میں جان الیگرو نے یہ خیال ظاہر کیا کہ عشائے ربانی اور نئے عہد نامے کی بعض تعلیمات کی بنیاد ان صحائف میں ملتی ہے۔ ۵۔ فروری ۱۹۵۶ء کے نیویارک ٹائمز میں اس تبصرے کو سرخی کے ساتھ شائع کیا گیا۔

قطع نظر اس بحث کے کہ یہ بات صحیح ہے یا غلط یہ ایک محقق کی انفرادی رائے تھی۔ دیگر ماہرین کو دلائل کے ساتھ اختلاف کا مکمل حق حاصل تھا۔ لیکن بعض تقلید پسند اس تبصرے پر بھنا اٹھے اور بڑے اہتمام سے جوابی کارروائی شروع کی گئی۔ جان الیگرو کو تنبیہ کا خط لکھنے کے علاوہ مسٹر ڈی والکس اور ان کے رفقائے کار کی طرف سے ٹائم (Time) میں ایک مشترکہ خط شائع کیا گیا جس میں تحریر کیا گیا تھا

"ہمیں یقین ہے کہ یا تو مسٹر جان الیگرو غلط پڑھ گئے ہیں یا انہوں نے اپنے ذہن میں مفروضوں کا ایک سلسلہ بنا لیا ہے جس کی تصدیق ان تحریروں سے نہیں ہوتی۔"

جواب میں جان الیگرو نے اپنے موقف کے حق میں دلائل دیتے ہوئے اسی رسالے میں لکھا

"نئے عہد نامے اور قمران کے صحائف میں کئی اصطلاحات مشترک ہیں کیونکہ یہ فرقہ بھی ایک داؤدی مسیح کی راہ تک رہا تھا...... اس نظریئے میں کوئی نئی یا چونکا دینے والی بات نہیں ہے"

اس کے بعد بعض کیتھولک جرائد نے جان الیگرو اور ان کے ہم خیال ماہرین کے خلاف بیانات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ لیکن دوسری طرف آزاد پریس نے بہت سے نکات اٹھانے شروع کئے۔ مثلاً ٹیم کے بیشتر اراکین چرچ کے اہلکار ہیں اور ان کے ہاتھوں میں یہ نازک کام محفوظ نہیں ہے۔ بعض کا خیال تھا کہ تحقیقاتی ٹیم موجودہ حالت میں اتنے پیچیدہ کام کی قابلیت نہیں رکھتی۔ چند لوگ یہ آواز بھی اٹھا رہے تھے کہ اس دریافت پر تحقیق کا کام بلا ضرورت تاخیر سے کیا جا رہا ہے، اس لئے ان صحائف کی نقول شائع کر دینی چاہئیں تاکہ دنیا بھر کے ماہرین ان پر تیز رفتاری سے کام مکمل کر سکیں۔ لیکن مسٹر ڈی والکس اور ان کے ہم خیال مصر تھے کہ کوئی تحریر اس وقت تک منظر عام پر نہیں آنی چاہئے جب تک وہ اور ان کے رفقائے کار اس پر اپنا کام ختم نہ کر لیں۔ کام کی رفتار کے متعلق ان کا موقف تھا کہ یہ ایک مشکل اور محنت طلب کام ہے، اس کے لئے بہرحال کچھ وقت درکار ہو گا۔ کم از کم اس وقت تک یہ معقول دلیل تھی۔

اس پس منظر میں جان الیگرو کی کتاب The dead Sea Scrolls پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔ سترہ دن کے اندر چالیس ہزار کاپیاں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں۔ اس کتاب میں پیچیدہ اصطلاحات کے جھمیلے میں پڑنے کی بجائے عام فہم انداز میں اس موضوع پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور کوئی ایسی بات نہیں لکھی گئی تھی جو مسٹر ڈی والکس اور ان جیسے دوسرے ماہرین کے لئے کسی خاص پریشانی کا باعث ہوتی۔

مگر پس پردہ ان کے اور باقی ٹیم کے درمیان خلیج بہت بڑھ چکی تھی۔ مسٹر ڈی والکس نے جان الیگرو کو ایک طویل تنقیدی خط لکھا، جس کا جواب انہوں نے اس طرح دیا۔

"اب آپ اس بات کی اہلیت نہیں رکھتے کہ عیسائیت کو غیر جانبدار رہ کر پرکھ سکیں۔ یہ ایک قابل افسوس بات ہے لیکن ان حالات میں اسے سمجھا جا سکتا ہے..... آپ یروشلم میں عیسائیت کی ابتدائی تاریخ پر باتیں کر سکتے ہیں اور کوئی اندازہ نہیں کر سکتا کہ آپ کے پاس اناجیل کے علاوہ کوئی ثبوت نہیں۔ ان ترمیم شدہ روایات کو اگر کسی عدالت میں پیش کیا جائے تو دو منٹ سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتیں۔"

(The Dead Sea Scrolls Deception By Michael Baigent 98 صفحہ)

یہ اختلافات بڑھتے بڑھتے انہیں صرف اپنے رفقائے کار سے ہی نہیں بلکہ سابقہ عقائد سے بھی برگشتہ کر گئے۔ ان کی کتاب The Sacred Mushroom And The Cross حد درجہ انتہا پسندی کی مظہر تھی۔ مگر اعتدال کا دامن چھوڑنے سے ان کے مشن کو سوائے نقصان کے کچھ نہیں ملا۔ مگر اب بات صرف جان الیگرو کی نہیں تھی۔ بہت سے علمی اور صحافتی حلقے تحقیقاتی ٹیم کے طریقہ کار پر مسلسل اعتراضات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھا رہے تھے۔ ٹیم کے بعض اراکین کو شاید یہ توقع تھی کہ ان صحائف کے متعلق جو رائے وہ دیں گے 'باقی دنیا' بجا ارشاد' کہہ کر خاموش ہو جائے گی۔

اعتراضات کا سلسلہ تو جاری رہا لیکن عملاً کام کی رفتار آہستہ تر ہوتی گئی۔

۱۹۵۵ء کے بعد دوسری اشاعت ۱۹۶۱ء میں ہوئی' جس میں وادی قمران کے صحائف کی بجائے ان کے قریب مرابت کے غار سے ملنے والی تحریروں کے تراجم تھے۔ ۱۹۶۳ء میں تیسری جلد منظر عام پر آئی ان میں بہت سے غاروں سے ملنے والے متفرق ٹکڑوں کے تراجم شامل تھے۔ ۱۹۶۵ء میں گیارہویں غار میں پائی جانے والی نظموں کو شائع کیا گیا۔ پانچویں جلد کی اشاعت ۱۹۶۸ء میں ہوئی۔ اس میں چوتھے غار سے پائی جانے والی تحریروں میں سے کچھ کو شائع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد نو سال تک خاموشی رہی' پھر ۱۹۷۷ء میں محققین کو چھٹی جلد دیکھنی نصیب ہوئی۔ پھر پانچ سال کا مزید انتظار کروا کر ساتویں جلد کو شائع کیا گیا۔ ۱۹۹۰ء میں اس تحقیق کی آٹھویں قسط شائع کی گئی اور کام اب بھی نامکمل تھا۔

اگرچہ مسٹر ڈی واکس کی حیثیت مالک کی نہیں بلکہ صرف ایک ماہر اور محقق کی تھی۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق ان کے زیر تحقیق مواد ایک اور پادری مسٹر بینیوٹ (Mr Beniot) کے حوالے کیا گیا۔ اور یہ فیصلہ ان کی علمی قابلیت کو پرکھے بغیر کیا گیا تھا۔ مسٹر بینیوٹ وصیت کر گئے کہ ان کے انتقال کے بعد برسوں سے نامکمل پڑا ہوا یہ کام پروفیسر جان سٹرگنل (Prof John Strugnell) کے سپرد کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

کاغذی طور پر ان قدیم دستاویزات کی ملکیت ابتداً راک فیلر میوزیم کے نام تھی۔ کچھ عرصہ بعد حکومت اردن نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا مگر تحقیقاتی ٹیم اور اس کے وسیع اختیارات برقرار رہے۔ ۱۹۶۷ء میں یہ تحریریں اسرائیل کے قبضے میں آگئیں۔ مگر ٹیم کے چند اراکین کا تسلط برقرار رہا۔

سالہا سال کے انتظار اور اس قسم کے رویئے نے اکثر دلچسپی رکھنے والوں کو مایوسی اور شک میں مبتلا کر دیا تھا۔ بعض ماہرین کی رائے تھی کہ ان صحائف کے متعلق حقیقت شاید ہمیشہ کے لئے دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہو چکی ہے۔

اس پس منظر میں بیبلیکل آرکیولیجیکل ریویو (Biblical Archeological Review) جیسے موقر جریدے نے تحقیقاتی ٹیم کے خلاف مسلسل آواز اٹھانی شروع کی۔ اس دوران اے بی سی ٹیلیوژن نے ٹیم کے سربراہ مسٹر سٹرگنل کی توجہ ہر طرف سے اٹھنے والے اعتراضات کی طرف مبذول کروائی تو ان کا مختصر جواب تھا کہ '

"ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے ہمارے جسم سے بہت سی چچڑیاں چمٹ گئی ہیں"

اس انٹرویو کے نشر ہونے کی دیر تھی کہ ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ بیبلیکل آرکیولیجیکل ریویو نے مسٹر سٹرگنل کی ایک تصویر شائع کی جس میں ان کے جسم پر بہت سی چچڑیوں کو چمٹے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اور ہر چچڑی کے اوپر کسی نہ کسی نامور محقق یا پروفیسر کا نام درج تھا۔ مزید نمک پاشی کے لئے یہ اعلان شائع کیا کہ جو احباب ان چچڑیوں کی فہرست میں اپنا نام شامل کرانا چاہیں وہ براہ مہربانی مدیر کو ضرور مطلع کریں۔ اس کے جواب میں بہت سے اہل علم حضرات کے خطوط کا تانتا بندھ گیا۔

مسٹر سٹرگنل اور ان کے ہم خیال گروہ کو اتنے شدید ردعمل کی توقع نہیں تھی۔ اب اس بات کا اظہار برملا کیا جا رہا تھا کہ یہ تحقیق نامناسب ہاتھوں میں دی گئی ہے اور اتنے طویل عرصہ کی دست برد نے حقائق کو ہمیشہ کے لئے اوجھل کر دیا ہے۔ ایک گروہ کا خیال تھا کہ ٹیم کے پادری اراکین کا تذبذب بے بنیاد تھا۔ اگر ان تحریروں سے کوئی بات چرچ کے عقائد کے برخلاف بھی سامنے آئے تو اس سے چرچ تہ و بالا نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ صرف ایک نیا رخ دنیا کے سامنے آئے گا' جس کے بعد سب ماہرین اپنے اپنے خیال کے مطابق آراء پیش کریں گے۔

اس عرصہ میں شاید ہی کوئی نامور جریدہ ہو جس نے مسٹر سٹرگنل یا ان کے رفقائے کار کو ہدف ملامت نہ بنایا ہو۔ ٹائم' نیوزویک' دی ٹائمز واشنگٹن پوسٹ ' ہیرلڈ ٹرائیبون' آبزرور' اینڈیپنڈنٹ نیویارک ٹائمز' ڈیلی ٹیلی گراف بھی اس فہرست میں شامل تھے۔

لیکن نومبر ۱۹۹۰ء میں 'اس ضمن میں بالکل غیر متوقع سمت سے آواز اٹھائی گئی۔ سائنٹیفک امریکن (Scientific American) نے اس صورت حال پر ایک تبصرہ شائع کیا۔ اس رسالے میں بالعموم صرف ٹھوس سائنسی موضوعات پر مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ اس مضمون کا موضوع معمول سے ہٹ کر تھا۔ اس کے آغاز میں جلی حروف سے لکھا ہوا تھا کہ 'کیا تحقیقاتی ٹیم کے اراکین کام مکمل کرنے سے قبل اس دنیا سے کوچ کر جائیں گے؟"

ایک اہم سوال یہ اٹھایا گیا تھا کہ چالیس سال کے عرصہ کے بعد نصف تراجم بھی اب تک دنیا کے سامنے کیوں نہیں آئے؟ ایک طرف تو یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ماہرین ان صحائف کا جائزہ لے سکتے ہیں ' دوسری طرف جب چوٹی کے پروفیسر اس کے لئے درخواست کرتے ہیں تو یہ درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔ اس مضمون میں ٹیم کے اراکین کی علمی قابلیت پر بھی سوال اٹھایا گیا تھا۔

اس تاخیر کے متعلق شکاگو یونیورسٹی کے نارمن گولب (Normon Golb) کا تبصرہ تھا کہ یہ مواد اس وقت تک شائع نہیں کیا جائے گا جب تک مسٹر سٹرگنل کا گروہ اپنے نظریات اور ان صحائف میں کوئی نہ کوئی مطابقت ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ مسٹر نارمن گولب کا اپنا نظریہ یہ ہے کہ یہ صحائف کسی ایک فرقہ سے مخصوص نہیں ہیں۔ بلکہ ۱۹۶۷ء میں یروشلم کی تباہی سے قبل بہت سے فرقوں کی لکھی ہوئی تحریریں ان غاروں میں منتقل کی گئی تھیں۔

۱۹۴۷ء میں دریافت ہونے والی اس لائبریری کو ایک نہ ایک دن تو منظر عام پر آنا ہی تھا۔ آخر کار اسرائیل کی حکومت نے آکسفورڈ یونیورسٹی کو ان صحائف کی کاپیاں فراہم کیں لیکن ان کی نقول شائع کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اس کے چند ماہ بعد ۱۹۹۱ء میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ ان تحریروں میں سے بیشتر کی تصاویر چوری ہو کر ایک لائبریری کے پاس پہنچ گئی ہیں۔ اس کے اور ۱۹۹۲ء میں یہ اصولی فیصلہ کیا گیا کہ تمام محققین کو درخواست پر ان صحائف کی تصاویر مہیا کی جائیں گی۔

جو کام لگ بھگ ۱۹۵۰ء میں شروع ہو سکتا تھا' موخر ہوتا ہوا ۱۹۹۲ء میں شروع کیا گیا۔ اب آنے والے سالوں میں ان محققین کی آراء رفتہ رفتہ دنیا کے سامنے آتی رہیں گی جو اپنے طور پر اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے لئے سالہا سال کی صبر آزما محنت اور لگن درکار ہو گی۔ اس تحقیق سے کیا صورت حال سامنے آئے گی؟ ہر دلچسپی رکھنے والے کو اس کا انتظار رہے گا۔ ان مبہم خاکوں سے جو بھی تصویر ابھرے گی' اس کو سمجھنے کے لئے گہرے علم اور توازن کی ضرورت ہو گی۔

ایک مکتوب

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب
بنام محترم بشیر احمد خان رفیق صاحب

اللہ کا نام لے کر

لاہور چھاؤنی
20 دسمبر 1970ء

برادرم مکرم سلام و دعا

آپ کے پروگرام کا کچھ علم نہ ہوا۔ پرسوں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا' آپ ۱۴۔ جنوری کو لندن سے روانہ ہوں گے۔ چونکہ خاکسار ۱۵۔ جنوری کی صبح کو راولپنڈی سے ایمسٹرڈیم روانہ ہو گا اس لئے یہاں تو ملاقات نہ ہو سکے گی۔ آئندہ سال کے آخر میں اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو موقع ہو گا۔

چھاؤنی میں
Gen Azam Garrison School
میں آخری جماعتوں میں انگریزی میں تعلیم دی جاتی ہے گو اب بتدریج اردو نصاب رائج کیا جا رہا ہے۔ ایک امریکی سکول بھی نہر کے کنارے پر ہے۔ تعلیمی معیار بہت اچھا ہے۔ اخراجات طبعاً بھاری ہیں۔

خاکسار ہیگ سے ۲۳۔ جنوری ہفتہ کے دن KL 101 پر اللہ نے چاہا تو لندن پہنچے گا۔ یہ وہی پرواز ہے جو معمولاً روٹرڈیم سے ۵۵-۸ پر لندن پہنچتی ہے۔ اس کے متعلق تفصیلی ہدایات دیدیں اور سمجھا دیں۔ ۲۴۔ کی شام کو ہیگ واپسی ہو گی (اللہ نے چاہا تو)۔

محترم مجیب صاحب کو ڈاکٹر منظور حسین صاحب کے ٹیلیفون نمبر اور مکان کا پتہ وغیرہ سمجھا دیں اور ان کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کا طریق بتا دیں تاکہ بعد میں دقت نہ ہو۔

لیکن اس عریضے کے پہنچنے پر خود ڈاکٹر صاحب کو بعد سلام یہ پیغام خاکسار کی طرف سے پہنچا دیں کہ ان ے بھائی صاحب خاکسار سے ملے تھے۔ خاکسار نے جناب میاں صاحب کو توجہ دلائی ہے۔ انہوں نے فرمایا دو طرف سے وعدہ تھا اور توقع تھی کہ اب تک انتظام ہو گیا ہو گا۔ اب وہ پھر توجہ فرمائیں گے اور دریافت فرمائیں گے۔ خاکسار نے یہ بھی گزارش کی تھی کہ اپنی صحت کے متعلق رپورٹ ڈاکٹر صاحب کو بھیج دیں۔

دوسرے خاکسار کے لئے مندرجہ ذیل ادویہ کا نسخہ لے کر اور دوائیاں مہیا فرما کر محترم مجیب صاحب کے پاس رکھوا دیں خاکسار لندن پہنچنے پر ان سے لے لے گا۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے)

(۱) انسولین
NPH (Isophane) U.80.10.CC
2 Phials
(۲) قبض کی گولیاں ۳۰۰
(۳) لوہے کی ٹکیوں کے دو کارڈر
(۴) Mycil Powder ایک شیشی
(۵) Vitamins یکصد یا دو صد جیسے پسند فرمائیں۔

جناب ڈاکٹر ولی شاہ صاحب سے Mouth Wash گلابی ٹکیاں ایک شیشی بھی لے کر شامل کر دیں۔

مجموعہ احادیث بفضل اللہ چھپ چکا ہو گا۔ پانچ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنین جانبازوں کی فتح

روس اور چیچنیا کے لیڈروں کی بات چیت کا نتیجہ بالاخر چیچنین جانبازوں کی فتح کی صورت میں ظاہر ہو گیا ہے۔ روس اس پر آمادہ ہو گیا ہے کہ وہ چیچنیا کو اندرونی خود مختاری دے دے گا روس کی فوج چیچنیا سے نکل جائے گی یہاں پر تازہ انتخابات کرائے جائیں گے۔ اور جو بھی انتخاب جیتے گا وہ چیچنیا پر حکومت کرنے کا اہل ہو گا۔ چیچنین مردوزن نے اس اعلان کو اپنی فتح قرار دیتے ہوئے جوش و مسرت سے اپنا روایتی رقص کیا۔ اگرچہ چیچنین افراد میں سے بھی کئی ایسے ہیں جو کامل اور مکمل آزادی سے کم کسی چیز پر راضی نہیں ہیں۔ مگر روس کے ظالمانہ رویہ کے بعد نرمی کا یہ پہلو ایسا ہے جو چیچنین نظرانداز نہیں کر سکتے۔

روس کی پارلیمنٹ میں بھی اس سمجھوتے کے سخت مخالفین موجود ہیں اور وہاں پر بھی حکومت کو سخت باتیں سننا پڑیں گی۔ روسی پارلیمنٹ کے ان انتہا پسند ارکان کا خیال ہے کہ چیچنیا کے خلاف فوجی کارروائی جاری رکھی جائے۔ حتیٰ کہ یہ مسئلہ مکمل طور پر حل ہو جائے۔

OOO

فلسطینیوں اور اسرائیل کا اتفاق

وزیر خارجہ شمعون پریز نے اعلان کیا ہے کہ مغربی کنارے میں فوج کی تعیناتی۔ پانی میں شراکت اور دیگر ایسے ہی کلیدی مسائل میں فلسطینیوں اور اسرائیل کا اتفاق ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یاسر عرفات کے ساتھ ' سکندریہ مصر میں جو گفت و شنید ہوئی ہے وہ خاص اہم ہے۔ جن باتوں پر ہمارا اتفاق ہو گیا ہے اب ان کے متعلق پسندیدگی کے ساتھ پیش رفت کی جائے گی۔

OOO

پاکستان میں امریکہ کے نئے سفیر

بتایا گیا ہے کہ سینٹ کی فارن ریلیشنز کمیٹی (امریکہ) نے بدھ کے روز پاکستان کے لئے نئے سفیر کا تقرر کر دیا ہے۔ ٹامس ڈبلیو سائمز جونیئر جن کا تقرر ہوا ہے انہوں نے اپنا بچپن پاکستان میں گزارا تھا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ وہ کراچی کی سڑکوں پر سائیکل چلایا کرتے تھے۔ وہ جان سی مونجو کی جگہ ستمبر میں پاکستان میں اپنا عہدہ سنبھالیں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میری کوشش یہ ہو گی کہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات وسیع البنیاد ہو جائیں اور باقاعدگی کے ساتھ مستحکم ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ یہ تو نہیں بتا سکے کہ وہ اس سلسلے میں کیا کچھ کریں گے لیکن بہرحال انہوں نے اس ارادے کا اظہار کیا کہ میں یقیناً دونوں ملکوں کے تعلقات کی بنیاد کو وسیع تر کرنے کی کوشش کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ ایک چیلنج ہے جسے میں نے قبول کیا ہے۔

OOO

یرغمالی سیاح

کشمیری شدت پسندوں نے جن پانچ غیر ملکی سیاحوں کو یرغمال بنایا ہوا ہے ان کے متعلق ہندوستانی حکام سے گفت و شنید ہو رہی تھی۔ پہلے انہوں نے ایک تاریخ مقرر کی تھی۔ کہ اگر اس وقت تک ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ ان سیاحوں کو جان سے مار دیں گے۔ لیکن پھر اس تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی اور گفت و شنید شروع ہو گئی۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ یہ گفت و شنید ناکام ہو گئی ہے۔ یہاں سے مولوی فضل الرحمان ہندوستان گئے تھے۔ اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ اس گفت و شنید میں اہم کردار ادا کر سکیں گے۔ غالباً اغوا کرنے والوں ہی نے کہا تھا کہ مولوی فضل الرحمان اس سلسلے میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب وہ ہندوستان پہنچے تو ہندوستان کی حکومت نے اعلان کیا کہ وہ اپنے کسی نجی کام کے لئے آئے ہیں کسی کی تعزیت کرنا مقصود ہے۔ ان کا ان لوگوں سے جنہوں نے اغوا کیا ہے کوئی تعلق نہیں اور وہ ان سے بات چیت بھی کامیابی کے ساتھ نہیں کر سکتے۔

OOO

ڈاکٹر محبوب الحق

ڈاکٹر محبوب الحق سابق وزیر خزانہ جو آج کل یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام کے ایک ڈائریکٹر ہیں نے کہا ہے کہ وہ ستمبر میں پاکستان واپس آنا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاکستان آکر سیاست میں حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اگرچہ اعلانیہ طور پر تو انہوں نے یہی کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ پاکستان جا کر میں کیا کروں گا لیکن یہ یقینی بات ہے کہ میں اب پاکستان جانا چاہتا ہوں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۹۹۳ء میں جب نگران وزیر اعظم پاکستان کی تلاش جاری تھی اور کوشش یہ تھی کہ کسی غیر سیاسی فرد کو نگران وزیر اعظم بنایا جائے تو سب سے پہلے جو نام سامنے آتا تھا وہ ڈاکٹر محبوب الحق کا تھا۔ اس وقت دو نام خاص طور پر لئے جاتے تھے ڈاکٹر محبوب الحق اور معین قریشی۔ معین قریشی بعد میں اس فرض کو ادا کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور انہوں نے پاکستان آکر بعض اصلاحات کی بنیاد رکھی تھی۔ ڈاکٹر محبوب الحق کے واپس آنے کی وجہ تو معلوم نہیں ہو سکی۔ لیکن تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یو۔این۔ڈی۔پی ان کے کنٹریکٹ کی شائد توسیع کرنے سے گریز کر رہی ہے۔

OOO

مبینہ جاسوس؟

چین میں ایک شخص ہیری وو کو ملک کا باغی سمجھا جاتا ہے اور وہ جیل میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ دوسرے ملکوں یا تنظیموں کے لئے چین کے خلاف جاسوسی کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے ایک لمبی چوڑی فہرست ایسے واقعات کی تیار کی ہے جہاں چین میں انسانی حقوق کی پامالی کی گئی اور ان کی رپورٹ اس بات کا بھی اظہار کرتی ہے کہ کہاں کہاں غیر قانونی طور پر لوگوں کو جیلوں میں ڈالا گیا۔ اور انہیں ایذائیں پہنچائی گئیں۔ لیکن اس شخص کو امریکہ کے ایک کانگرس مین نے ۱۹۹۶ء کے نوبل انعام کے لئے مناسب سمجھا ہے۔ اس کانگرس مین نے وو کا نام نوبل انعام کے لئے اس کمیٹی کو پیش کیا ہے۔ جو نوبل انعام کے فیصلے کرتی ہے۔

OOO

نائیجیریا کا احتجاج

نائیجیریا کے سرکاری ریڈیو کے اعلان کے مطابق نائیجیریا کی حکومت نے امریکہ اور برطانیہ سے احتجاج کیا ہے کہ وہ نائیجیریا کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کر رہے ہیں اور اس کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں حال ہی میں نائیجیریا نے ۴۳ آدمیوں کو گولی مار کر اس لئے اڑا دیا کہ ان کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ وہ ڈاکو اور قاتل ہیں۔ دس افراد کو مختلف وقت کی قید کی سزا سنائی گئی۔ ان قید کی سزا والوں میں ایک سابق ملٹری کے سربراہ بھی ہیں۔

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں

سائنسی ترقی کے بارے میں کسی شاعر نے کہا تھا کہ ۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

اور آج ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ شعر پرانا ہو گیا ہے اور موزوں نہیں رہا۔ کیونکہ اب حیرت کی گنجائش نہیں رہی۔ اس لئے حیرت کے مضمون کو چھوڑ کر اب حقیقت کا سامنا کرنا چاہئے۔ آجکل کے انسان کی ہمت اور عزائم کو ان الفاظ میں بہتر اور حقیقت سے قریب تر انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ ۔

ستاروں سے آگے سفر کر رہا ہوں
منازل سے صرف نظر کر رہا ہوں

یہ تمام خیال ہمیں آپ کے کالم میں چاند پر ہونے والی زمین کی خرید و فروخت کے بارے میں پڑھ کر آیا۔

آج خلائی تحقیق اس قدر ترقی کر گئی ہے کہ چاند جو کبھی دور کی چیز تھا اور انسان کے لئے ایک طلسمی حیثیت رکھتا تھا اس قدر قریب ہو گیا ہے کہ انسان نے سوچا کہ اب اسے زمین سے ہی ملا دیا جائے کیونکہ بہرحال یہ اسی کا ایک بچھڑا ہوا حصہ ہے.....! ہمارے ایک دوست نے جب یہ سنا تو سادگی میں جلدی سے کہنے لگے کہ بھئی جلدی کرنی چاہئے ورنہ پھر زمین مہنگی ہو جائے گی...... کیونکہ فی الحال تو وہاں نہ پانی ہے نہ بجلی ہے اور نہ ہی سڑک ...... انہیں کہا کہ بھائی وہاں ہمارے تمہارے جیسے لوگوں کا چانس نہیں ہے بلکہ اس "کار خیر" میں وہ شامل ہیں جن کے لئے کسی چیز کا سستا یا مہنگا ہونا کوئی خاص معانی نہیں رکھتا۔ ایک اور صاحب نے کہا کہ جن لوگوں کو زمین پر نو آبادیاتی نظام قائم کرنے کا شوق تھا ان کا یہ شوق چونکہ آجکل زمین پر پورا نہیں ہو رہا اس لئے چاند پر اپنے شوق کی تکمیل شروع کر دی ہے ......!!

ویسے عرض ہے کہ جتنی سرمایہ کاری سے چاند پر آباد کاری کے لئے وہاں بنیادی انسانی ضروریات کا انتظام کرنا پڑے گا۔ اس سے شاید کافی کم رقم خرچ کر کے ان ضروریات کو زمین پر موجود انسانوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ ان میں سر فہرست پانی ہے جس کی تیاری چاند پر سورج کی شعاعوں سے بخارات بنا کر ہو گی..... لیکن آج بھی زمین پر (کہ جس کا ۳/۴ حصہ پانی پر مشتمل ہے) رہنے والوں کی ایک بڑی تعداد کو صاف اور مناسب مقدار میں پانی مہیا نہیں ہو سکا۔ بقول شاعر ۔

جس نے سورج کی شعاؤں کو گرفتار کیا
اپنے تاریک اندھیروں کی سحر کر نہ سکا
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا
اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا!

لیکن ..... تحقیق بہرحال تحقیق اور ترقی بہرحال ترقی ہے.....؟؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز حفیظ احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سیف علی صاحب جٹ چک نمبر 194/R.B لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد چھ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اور سول ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے۔ مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپوری چک نمبر 127/R.B تحصیل و ضلع فیصل آباد جو کہ موصیہ تھیں اور حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری کی پوتی تھیں مورخہ 95-6-10 کو وفات پاگئی ہیں ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

تاریخ احمدیت ضلع گجرات

○ تاریخ احمدیت ضلع گجرات کے متعلق ایک یادگاری مجلہ شائع کرنے کا پروگرام ہے جس میں رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور خدمت سلسلہ کرنے والے احباب کے ایمان افروز واقعات شامل ہوں گے ایسے بزرگان کے متعلق معلومات مع تاریخی اور مصدقہ حوالہ جات تصاویر درکار ہیں جو احباب تصاویر وغیرہ مہیا کریں گے۔ ایسی اشیاء استفادہ کے بعد واپس کردی جائیں گی۔

چوہدری عبدالقادر غیور ولد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نمبردار مقیم کھاریاں قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 29-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-40 نظم
3-50 اراؤنڈ دی گلوب۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 1995ء میں خواتین سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
5-30 خبریں
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مختلف نمائندگان سے انٹرویو
جلسہ سالانہ کی جھلکیاں
9-00 اختتام

اتوار 30-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 عالمی مجلس عرفان۔
از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
5-30 عالمی بیعت
6-00 خبریں
6-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے دن (29 جولائی) کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطاب
9-00 اختتام

سوموار 31-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 خبریں
4-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 1995ء سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا اختتامی خطاب (فرمودہ 29 جولائی 1995ء)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
افریقن نمائندگان سے انٹرویو
7-50 نظم
8-00 اختتام

منگل یکم-اگست 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی۔ صلی اللہ علیہ وسلم
4-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
4-30 یوروفائل۔ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ و مطہر جوانی۔ از مکرم کریم اسد احمد خان
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ انٹرویو
6-00 "نیچرل کیور" ہومیوپیتھی کلاس نمبر 97
7-05 نظم
7-10 کھانا پکانے کا پروگرام
7-30 کینیڈا اسپیکس۔
ہمارے دوستوں سے ملئے۔ قسط نمبر 8
7-40 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

بدھ 2-اگست 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل
کپڑے سینے کی کلاس۔ پیرہن۔ نمبر 2
6-00 کلام الٰہی کلاس۔
ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 74
7-05 نظم
7-10 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
7-50 لقاء مع العرب
8-45 قصیدہ
8-58 کل کے پروگرام۔

جمعرات 3-اگست 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
4-25 یوروفائل
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ ڈاکومنٹری
6-00 کلام الٰہی کلاس۔
ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 75
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
7-30 چلڈرنز کارنر۔
ترتیل کلام الٰہی۔ قسط نمبر 2
7-45 قصیدہ
8-00 لقاء مع العرب
8-58 کل کے پروگرام

بیرونی ممالک کے مضمون نگار حضرات اپنے مضامین اپنے امیر صاحب کی وساطت سے مکرم قائمقام وکیل التبشیر صاحب لندن کو بھجوائیں۔ ان کی تصدیق سے آنے والے مضامین ہی الفضل میں شائع ہو سکیں گے۔

(ادارہ)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ 1

احتیاج کہاں باقی رہتی ہے؟ مگر جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نہ ہو' وہ ساری دنیا پر غرور کر کے بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

پس اے میرے بھائیو اور بہنو! اپنے ان دو امتیازی نشانوں کو قائم رکھو۔ ہمیشہ (اللہ کے فرمانبردار) بنے رہو۔ ہمیشہ اپنے دل اور اپنی روح میں اللہ تعالیٰ کی احتیاج کا احساس زندہ رکھو۔ اسے غنی اور صمد سمجھو اور خود کو بے مایہ اور نیست جانو۔ خدا کے بندوں پر احسان کرو۔ اگر کبھی تمہارا حق مارا بھی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس حق کو برضاء ورغبت چھوڑ دو۔ اگر کبھی تمہیں دوسرے کی خوشی کے لئے اپنے حقوق چھوڑنے پڑیں تو اسی میں اپنی خوشی اور اسی میں اپنی زندگی سمجھو اور جو حقوق اللہ تعالیٰ نے دوسروں کے قائم کئے ہیں ان سے زائد دو' ان سے کم نہ دو کیونکہ اس کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کئے بغیر یہ زندگی اس قابل نہیں کہ آدمی اس سے چمٹا رہے۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اللہ کا فرمانبردار اور عبد محسن بنا رہے۔ اور خدا کرے کہ ہم سے ہر ایک اپنے اوپر ایک نیستی اور موت وارد کر کے اللہ تعالیٰ سے ایک دائمی زندگی حاصل کرنے والا ہو۔ وہ نئی زندگی' جسے اللہ تعالیٰ دیکھے اور خوش ہو اور جس کے نتیجہ میں اس کا وصال اور اس کی رضا ہمیں حاصل ہو۔ آمین۔

(از خطبہ 15 جنوری 1971ء)

بقیہ صفحہ 5

نسخے خاکسار کے لئے لیتے آئیں اور ۹۳ شارع خورشید لاہور چھاؤنی ٹیلیفون نمبر ۷۰۴۰۲ عزیز حمید نصر اللہ خان کو پہنچانے کا انتظام فرمادیں۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے) میں انہیں ان کے متعلق ہدایات دیتا جاؤں گا۔

روانگی سے قبل مسٹر سٹینڈش سے صورت حالات دریافت فرمالیں اور مندرجہ بالا سب امور کے متعلق ایک رپورٹ ٹائپ کروادیں اور خاکسار کے لئے جناب مجیب صاحب کے حوالے کردیں۔ اس میں یہ بھی درجہ فرمادیں کہ محمود ہال کی عمارت کے متعلق کیا کوئی امر قابل توجہ ہے۔ خاکسار کے متعلق جماعتی یا انفرادی لحاظ سے جو ہدایات آپ کے ذہن میں ہوں وہ بھی درج فرمادیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس لائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ بفضل اللہ بڑی کامیابی سے سرانجام پایا۔ لائبیریا کے صدر مسٹر ٹب مین کے بیٹے نے بیعت کی ہے۔ تین غیر مبائعین نے بھی جلسہ کے ایام میں بیعت کی۔ خاکسار کو عزیز حامد اللہ خان کے والدین سے ملنے کا موقع ہوا۔ ڈاکٹر سعید کے دو بھائیوں سے بھی ملاقات ہوئی۔

ظفر اللہ خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- جولائی-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک کے بیشتر حصوں میں شدید بارشوں کا سلسلہ جاری ہے اور ساتھ ہی سیلاب اور بارش کے پانی کی تباہ کاریاں بھی جاری ہیں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آرہا ہے۔ کئی دریا اور نہریں اپنے کناروں سے اچھل پڑیں۔ متعدد بند بے بس ہو گئے۔ کئی بستیاں غرق ہو گئیں۔ فصلیں تباہ ہو گئیں۔ کچھ مکانوں کے ساتھ سینکڑوں افراد بھی بہہ گئے۔ فوج اور سول انتظامیہ کے اہلکار انہیں محفوظ مقامات پر پہنچا رہے ہیں۔

○ بلوچستان سے آنے والے سیلاب سے لاڑکانہ ڈویژن کے پانچ سو دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے۔ سندھ میں شہداد کوٹ، قبو سعید خان، قمبر، میرو خان اور وارہ کے شہروں کے ڈوبنے کا خطرہ بدستور موجود ہے۔ دادو میں 500 افراد کے ڈوب جانے کی خبر ملی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ عبد اللہ شاہ کا گاؤں بچانے کے لئے نہر کی دونوں جانب شگاف ڈال دیئے گئے۔ ۵۰ دیہات میں پانی داخل ہو گیا۔ خضدار میں شدید بارش سے تحصیل دفاتر، بازار تھانے اور یونین کونسل کی عمارات کو شدید نقصان پہنچا۔ پورا علاقہ ڈوب گیا ہے ہر قسم کے رابطے منقطع ہو گئے ہیں۔

○ دریائے جہلم کی سطح مسلسل بلند ہونے سے کوہالہ پل کو نقصان پہنچا۔ منگلا ڈیم کا پانی خطرے کے نشان کی طرف بڑھ رہا ہے۔ منچھر جھیل میں پانی خطرہ کے نشان سے بڑھ گیا۔ جھنگ کے حفاظتی بند میں شگاف پڑنے سے مزید ۱۵ دیہات زیر آب آگئے۔

○ اب تک ملک بھر میں سیلاب اور بارشوں سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۵۰۰ سے تجاوز کر چکی ہے۔ سب سے زیادہ نقصان صوبہ سرحد کے اضلاع سوات اور بٹ گرام میں ہوا۔ قبائلی علاقہ برتونی کالا ڈھاکہ میں آسمانی بجلی گرنے سے ۳۴ افراد پر مشتمل دو خاندانوں کا نام و نشان مٹ گیا۔ خضدار میں ۷، ۳، جھل مگسی میں ۱۰، مولا میں ۱۳، عارف والا میں ۳ افراد جاں بحق ہو گئے۔ پاک ایران ریلوے سروس بھی بند ہو گئی۔ نالہ ڈیک میں شگاف پڑنے سے درجنوں دیہات زیر آب آگئے۔ ظفروال چونڈہ روڈ کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ سندھ میں ۵ لاکھ افراد سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ فوج اور رینجرز کے جوان ہیلی کاپٹروں میں امدادی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ تاہم ہزاروں افراد بے سروسامانی کے عالم میں کھلے آسمان تلے پڑے ہیں۔

○ ایم کیو ایم نے پاک فوج کے سربراہ جنرل عبد الوحید کو ثالث بنانے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ ایم کیو ایم کے مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ مذاکرات تعطل کا شکار ہیں۔ ایم کیو ایم کا کہنا ہے کہ ڈیڈلاک کے خاتمہ کے لئے مذاکرات کو اس شرط سے مشروط کیا جائے گا۔ ایم کیو ایم کا کہنا ہے کہ مذاکرات کے دوران ثالث کا موجود ہونا ضروری ہے تاکہ وہ دیکھ سکے کہ کون غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ بعض مطالبات کا تعلق فوج سے بھی ہے۔ حکومت ان کا جواب نہیں دے سکتی۔ ایم کیو ایم کا خیال ہے کہ مذاکرات میں "قوت" کا موجود ہونا ضروری ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کوئی ڈیڈلاک نہیں ہوا مذاکرات جاری رہیں گے۔ مذاکرات کے دوران فریقین کو ایک دوسرے کو مطمئن کرنا ہو گا۔ کچھ لو اور کچھ دو کے تحت مسائل کا حل نکالنا پڑے گا۔

○ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان کو ایم ۱۱ میزائیلوں کی فراہمی کا ٹھوس ثبوت نہیں مل سکا۔ اس معاملے سے منصفانہ برتاؤ ہونا چاہئے۔ صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے اسلحہ کی فروخت کے معاملہ میں کانگرس کو کہا ہے کہ پاکستان کو رعایتیں دی جائیں۔ امریکہ پاکستان کو ۳۷ کروڑ ڈالر کا فوجی سازوسامان فروخت کرنا چاہتا ہے۔ جس کی قیمت پہلے ہی ادا کی جا چکی ہے۔ اس میں آبدوز شکن طیارے میزائیل اور توپیں شامل ہیں۔ ۲۸۔ ایف سولہ طیاروں کی رقم واپس ملے گی۔

○ کراچی میں رینجرز نے لیاقت آباد کا محاصرہ کر لیا۔ متعدد افراد گرفتار کر لئے گئے۔ فائرنگ سے دو۔ افراد ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے۔ بارش کے باعث ٹریفک حادثات میں دو۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو تربیلا اور مانسہرہ کے دورہ کے دوران بجلی گھر کی توسیع کا افتتاح کریں گی۔ اس کے علاوہ وہ مجذوب ڈنڈا پیر بابا رحمت اللہ کی درگاہ پر بھی جائیں گی۔

○ نواز شریف نے ملکی مفاد کے منافی الطاف حسین کے مطالبے کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہا کہ آپ پاکستان کی یکجہتی کے تناظر میں جو بھی مطالبہ کریں گے ہم آپ کا مکمل ساتھ دیں گے۔ یہ بات انہوں نے الطاف حسین سے لندن میں ملاقات کے دوران کہی۔ الطاف حسین نے جواباً کہا کہ میں جو بھی بات کرتا ہوں پاکستان کی بات کرتا ہوں۔ مگر میری قوم پر بڑے ظلم ہو رہے ہیں۔ شہباز شریف نے ملاقات کے بعد بتایا کہ ملاقات اچھی رہی مگر مزید ملاقات کا امکان نہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ کے ساتھ اصولی اختلافات ہیں۔ یہ اختلافات ختم کرنا مسلم لیگ (ج) کے صدر حامد ناصر چٹھہ کی ذمہ داری ہے۔

○ وزیر داخلہ جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف ایم کیو ایم کا منصوبہ ناکام بنا دیا گیا ہے۔ ان کا پروگرام یہ تھا کہ کراچی میں الطاف حسین حکومت کے خلاف آواز اٹھائیں گے اور باقی ملک خصوصاً پنجاب میں جماعت اسلامی اور نواز شریف مل جل کر کام کریں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ الطاف حسین کے ساتھی ان سے الگ ہو رہے ہیں۔

تبدیلی کلینک

ڈاکٹر مبین الحق خان ایم بی بی ایس آر ایم پی ایم ڈی سی سابق میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کا کلینک یکم اگست ۱۹۹۵ سے فضل عمر مارکیٹ رحمت بازار ربوہ منتقل ہو رہا ہے۔
اوقات کلینک صبح 8 بجے تا 12 بجے دوپہر
شام 5½ بجے تا 8½ بجے رات

اقبال اور احمدیت 576 صفحات
(از قلم شیخ عبد الماجد) -/150 روپے۔
افضل برادرز ربوہ۔ احمدیہ ہال کراچی۔ دار الذکر لاہور

یہ نظام جہاں کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 0431-254634
فیکس 0431-219065

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت -/9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
21- مال روڈ
نیو محمود ٹیلیویژن لاہور
فون : 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

ORTHODONTICS
(Fixed Braces)
کے ذریعے ٹیڑھے دانتوں کو سیدھا کروائیے
رابطہ
ڈاکٹر کرنل (ر) صلاح الدین احمد
کیولری ڈینٹل کلینک
بالمقابل ایچ کریم بخش نزد TCS
کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
فون : 380856

برائے فروخت / کرایہ کیلئے
ایک کمرشل / رہائشی پلازہ واقع کہکشاں کالونی نزد چونگی نمبر 6 ربوہ، برائے فروخت / کرایہ پر دینے کیلئے مطلوب ہے۔
بر لب سڑک۔ بجلی۔ پانی موجود
سوئی گیس فون جلد متوقع
رابطہ کیلئے
ملک محمود احمد — فون : 598
مسز رشید ملک — فون : 890

مفید اور مؤثر دوائیں
- نور کاجل : آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کر کے حسن میں اضافہ کرتا ہے۔ -/8
- نور اُبٹن : چہرے کے کیل، چھائیوں، داغوں، جھاسوں کو دور کرتا ہے -/15
- نور آملہ : سکری خشکی دور کر کے بالوں میں نرمی اور چمک پیدا کرتا ہے۔ -/15
- نور منجن : دانتوں اور منہ کی یومیہ صفائی کے لئے بہترین منجن -/8
- شفاء پائیوریا : مسوڑھوں کے خون اور پیپ کو دور کرتا ہے۔ ہلتے دانتوں کو مستحکم کرتا ہے -/15
- تابانی : ہربل باڈی لوشن، چہرہ اور ہاتھوں کی خوبصورتی اور دلکشی کیلئے -/15
- خورشید ہیئر آئل : مفید ترین جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ تیل جو بالوں کو گھنے اور دراز کرتا ہے گرنے سے روکتا اور سکری دور کرتا ہے۔ -/60

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ